جو تھے غارت گرِ تہذیب اُن کو تمدن کا نگہباں کر دیا ہے
حیا و شرم کی پاکیزگی سے مزیّنِ حسنِ ایماں کر دیا ہے
جمالِ زندگی بخشا ہے جس کو مسیح و خضرِ دوراں کر دیا ہے
فقیروں کو عطا کی بادشاہی ضعیفوں کو سلیماں کر دیا ہے
جو ذرے پردۂ ظلمت میں گم تھے انھیں مہرِ درخشاں کر دیا ہے
جنھیں خدام کہتا تھا زمانہ انھیں مخدومِ دوراں کر دیا ہے
غرورِ خواجگی کا سر جھکا کر غلاموں کو بھی سلطاں کر دیا ہے
بنا کر بے نیازِ ساز و ساماں امیرِ ساز و ساماں کر دیا ہے
بنا کر دولت و محنت کو یک دل بڑی مشکل کو آساں کر دیا ہے
مٹا کر جبرِ اوہامِ کہن کو اندھیرے میں چراغاں کر دیا ہے
خزاں بنیاد ویرانوں کو تو نے گلستاں در گلستاں کر دیا ہے
وہ شمعیں آندھیوں میں جل رہی ہیں جنھیں تو نے فروزاں کر دیا ہے
بڑھا کر احترامِ صنفِ نازک نگہبانِ دل و جاں کر دیا ہے
سکھا کر شیوۂ تہذیبِ مستور ادب آموزِ ایماں کر دیا ہے
بشر کو دولتِ اخلاص دے کر امینِ حسنِ یزداں کر دیا ہے
بہشتِ سرمدی کی راحتوں کو شریکِ دردِ انساں کر دیا ہے
بنایا ہے اُسے خیرِ مجسّم جسے تو نے مسلماں کر دیا ہے

متاعِ کُل ہے فیضِ عام تیرا
مرادِ زندگی ہے نام تیرا

تجھے دیکھا تو وجدانِ دلِ یقیں نے کلامِ خالقِ اکبر کو سمجھا
خلوصِ بندگی کی روشنی میں جلالِ مسجد و منبر کو سمجھا
ہوئے روشن در و بامِ مدینہ تو "والصبح اذا اسفر" کو سمجھا